

## حسین شناسی

<"xml encoding="UTF-8?>

دو عنو ان حسینیت اور یزیدیت ان کی شناخت کیوں ضروری ہے ؟

اگر فقط علم کی حد تک انسان کے علم میں اضافہ ہو تو فرق نہیں پڑتا کہ کربلا کے بارے میں اس کی معلومات انسان کو کہیں بھی نہیں پہنچاتیں۔ آج کل کی جو چیزوں جانتے سے تعلق رکھتی ہیں اور ضروری ہے کہ اس سے آگا ہو جائے۔ وہ یہ ہے کہ انسان کربلا میں داخل ہونے کے لئے کوئی راستہ ڈھونڈنے کربلا کے اندر جانے کا کوئی راستہ ڈھونڈلے جیسا کہ پیغمبر اکرم نے حضرت سید الشہداء (ع) کا تعارف ان الفاظ میں کروایا کہ "الحسین مصباح الهدی و سفینۃ النجاة" کہ ذات گرامی حسین - ہدایت کے چراغ اور نجات کی کشتی ہیں کشتیاں وہاں انسانوں کو نجات دیتی ہے جہاں پر گھر ہے اور عمیق سمندر ہوں اور ان سمندروں میں طوفان بھی ہوں ان میں ہلاک اور غرق کرنے والی موجے ہوں تلاطم، ڈوبنے کا خطرہ ہو، غرق ہونے کا خطرہ ہو، ایسے میں کشتیاں آتی ہیں انسان کو نجات دیتی ہیں اور انسانیت کی نجات کی کشتی کا نام حسین - ہے انسانیت ہالک کہاں ہوتی ہیں کونسا بحر ہے ایسا عمیق اور گربرا کہ جس میں انسانیت ڈوب کر مرجائے ہلاک ہو جائے، غرق ہو جائے، وہ یہ ہے کہ جب انسانیت ہلاکت کے قریب جا پہنچے یعنی انسانیت اس حد تک گر جائے، پست ہو جائے، غرق ہو جائے کہ یزید جیسا حکمران، یزیدیت جیسا نظام بر سر اقتدار آجائے اور انسان بیٹھا تماشا دے کہتا رہے یہ در حقیقت ہلاکت ہے انسانیت کی اور ایسی ہلاکتوں سے نجات حسینیت کے ذریعہ سے ملتی ہے۔

یزیدیت ظلم جوئی کے ایک فرد کا نام ہے یزید ایک طبقہ ہے اور یہ طبقہ ہر دور میں ہے یزید ہے پہلے بھی یہ طبقہ موجود تھا ابن معایوہ سے پہلے وہ خود بھی یزید طبقے سے تھا اور اس کے بعد بھی یزید کا طبقہ موجود ہے اور آج تک یزیدیت موجود ہے اور ایسے ہی حسینیت بھی حسین - ایک فرد کا نام نہیں ہے، حسینی بھی ایک طبقہ کا نام ہے یہ طبقہ امام حسین - سے پہلے بھی موجود تھا آپ (ع) کے زمانے میں بھی موجود تھا اور آپ کے بعد بھی موجود اور آج بھی موجود ہے اور آئندہ بھی موجود رہے گا۔

یہ تو ہم سنتے آئے ہیں کہ واقعہ کربلا رو نما ہوا اور یہ بھی کسی حد تک ہم جانتے ہیں کہ کیسے رونما ہوا، کیفیت اس کے واقع ہونے کی کیا ہے کیا حادثے پیش آئے! کیا واقعات پیش آئے! کیا رودادم پیش آئے! یہ بھی ہم جانتے ہیں کب پیش آیا اور کیسے پیش آیا لے کن اس کے باوجود بہت سارے واقعات ایسے ہیں جو رونما ہوئے اور ہم نہیں جانتے بہت سارے کردار ایسے ہیں جو کربلا میں موجود تھے اور ہم نہیں جانتے۔ کربلا میں دو قسم کے کردار ہیں مثبت اور منفی، یزیدی کردار اور حسینی کردار اور حق میں بھی ایک سے بڑھ کر ایک کردار ہے اور باطل میں بھی ایک سے بڑھ کر ایک کردار ہے خصوصاً ہم سب کو یہ معلوم ہونا چاہئے اور آپ لوگوں کا یہ حق بنتا ہے کہ جو منبر پر آئے کسی جگہ ہو اس سے یہ معلوم کرتے کہ ہمیں یہ بتائے ہیں کہ عمر سعد کون تھا؟ یہ کس خاندان

کافر د ہے؟ اس کو کیوں چنا گیا؟ شمر کون ہے؟ شمر کیسے بن گیا؟ یہ چیز ہم بھیں معلم ہوئی چاہئے اس لئے کہ یہ افراد نہیں ہیں اور ایسے طبقے ہیں جو ہر زمانے میں موجود ہیں اگر ہمیں اکسٹھ ہجری کے عمر سعد کا علم ہو جائے تو ہم اپنے زمانے کے عمر سعد کو پہچان سکتے ہیں اگر ہمیں اکسٹھ ہجری کے شمر کا علم ہو جائے تو ہم آج کے شمر کو پہچان سکتے ہیں۔

کربلا میں ایک فرد نہیں کھڑا ہوا تھا بلکہ ایک پوری نسل کا وارث کھڑا ہوا تھا، وارث وہ ہوتا ہے کہ جس نے کچھ ارث لیا ہو امام حسین - کس چیز میں وارث تھے آیا انبیاء نے اپنی جائیداد ہم اپنی زمینے املاک چھوڑی تھے امام کے لئے کونسی چیز تھی جو انبیاء سے ارث ملی ہے۔ اس کو ذہن میں رکھے کونسی چیز تھی غور کریں کہ کیا چیز تھی جو امام حسین - نے انبیاء % سے ارث میں لی اور اسی وراثت کی حفاظت کے لئے کربلا آنا پڑا یعنی ارث انبیاء ختم ہو رہا تھا لٹ رہا تھا۔ رہ انبیاء خطرے میں تھا۔ امام حسین - کے مقابلہ میں یزید ہے وہ بھی وارث ہے وہ بھی تنہا نہیں ہے۔ یعنی وہ بھی ایک نسل کا وارث آگئے کھڑا ہوا ہے وہ کس کا وارث ہے؟ یزید کی کا وارث ہے؟ معاویہ کا وارث ہے، نہ صرف معاویہ کا وارث ہے بلکہ پورے آل سفیان کا وارث ہے، نہ صرف آل سفیان کا وارث ہے بلکہ آل فرعون کا وارث ہے، آل قارون کا کا وارث ہے، آل قabil کا وارث ہے، یعنی جتنے ستم کار تاریخ میں گزرے ہیں ان سب کا وراث ہے چونکہ ظالم کو بھی ارث ملتا ہے۔ مظلوم کو ارث ملتا ہے، در حقیقت یہ دو وارث تھے دو نسلوں کے وارث، دو سلسلوں کے وارث، ایک وارث نسل انبیاء اور وارث نسل ظالم تھا جس طرح یہ وارث تھے اسی طرح مورث بھی ہیں وارث بھی ہیں وارث اسے کہتے ہیں جو کسی سے ارث پائے کسی سے ارث لے اور مورث اس کو کہتے ہیں جو کسی کے لئے ارث چھوڑے۔ ان دونوں نے اپنے سے پہلے والوں سے ارث لیا اور اپنے بعد والوں کے لئے چھوڑا۔ یعنی یوں نیہیں کہ انہوں نے اپنا ارث وہاں دفن کر دیا۔ امام حسین - نے بھی اپنا ارث منتقل کر دیا اور یزید نے اپنی وراثت منتقل کر دی۔ یعنی جو کچھ فرعون و نمرود سے لیا تھا اس نے وہ کربلا میں لے آیا۔ وہ سب اس نے بعد کے لئے چھوڑا اور اس کی نسل نے اسے سنبھالا امام حسین - کی نسل نے ارث حسین - کو سنبھالا پس معلوم ہوا کہ ابھی تک وہ وراثت موجود ہے چلی آری ہے۔ ارث حسین اور ارث یزید بھی دونوں کا ترکہ دونوں کی وراثت چلی آری ہے۔ اس میں یہ تشخیص دینا ہم ہے کہ مجھے یہ پتا چل جائے کہ میں کس کا وارث ہوں میں نے کس سے کچھ لیا ہے، اب ہم یہ تو کہتے ہیں کہ خدا نے ہمیں یہ توفیق اور نعمت عظمی دی ہے کہ ہم اپنے آپ کو حسینی کہتے ہیں حسینی کے معنی یہ نہیں ہیں کہ حسین - کا نام لیتے ہیں، نام حسین - تو سب لیتے ہیں ساری مخلوق حسین - کا نام لیتے ہے، کیا نہیں لیتے؟ ہندو لیتے ہیں، مسیحی لیتے ہیں، یہودی لیتے ہیں، سنی لیتے ہیں، شیعہ لیتے ہیں، یہ سب حسین - کا نام لیتے ہیں کون ہے جو نہیں لیتا گاندھی کے بارے میں مشہور ہے کہ انگریز حیران تھے کہ اس شخص نے کیسے اس قوم میں ایک روح پھونک دی ہے۔ کہتے ہیں کہ جب وہ انٹرویوں لینے آئے گاندھی کا اور اس سے پوچھنے لگے کہ آپ نے کیسے بہ اس قوم میں روح پھونک دی ہے اس نے کہا کہ میں نے تاریخ پڑھی ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس سے پہلے کربلا میں حسین - نامی ایک انسان گزارا ہے اس نے مجھے سکھایا ہے کہ اس طرح کا کام بھی کیا جاسکتا ہے، میں نے وہاں سے سیکھا ہے حالانکہ وہ حسین - کے خدا کو نہیں مانتا حسین کے رسول کو نہیں مانتا، حسین - کے جد کو نہیں مانتا، حسین - کو مذہب پر نہیں ہے۔ لے کن پھر بھی سید الشہداء (ع) کی عظمت کا داعی ہے، گاندھی حسینی ہے، پیرو حسین - ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہم کہتے نا حسینی یعنی شیعہ، شیعہ حسین -، شیعہ علی -۔ خود سید الشہداء (ع) سے حدیث ہے کہ ایک شخص آیا ظاہرًا بصرہ سے تھا امام (ع) کی خدمت میں حاضر رہوا اور کہنے لگا کہ میں آپ کا شیعہ ہوں یہ جملہ اس کا

امام (ع) پر بہت ناگوار گزرا، حضرت (ع) نے اسے روکا، اس سے کہا کہ تم نے بہت بڑا دعویٰ کیا ہے، اپنی حد سے تجاوز کیا ہے، حضرت (ع) نے کہا کہ تم محب ہو ہمارے شیعہ نہیں ہو۔ تھوڑی دل کو تسلی ہو گئی اور معلوم ہوا کہ محب ارو شیعہ میں بہت فرق ہے، حضرت (ع) نے فرمایا: یہ جو تم ہماری یاد کرتے ہو ہمیں یاد کرتے ہو ہم سے ملنے آئے ہو، ہماری زیارت کو آئے ہو، ہمارے دکھوں میں روتے ہو، یہ دلیل ہے کہ تم ہم سے محبت رکھتے ہو، یہ ہم سے جانتے ہیں تمہاری محبت کو تصدیق کر کے مہر لگاتے ہیں اس پر، تم محب ہو ہمارے، یہ تمہارے اعمال بتاتے ہیں تم محب ہو ہمارے، لے کن تم ایک ایسے محب ہو کہا کہ محبت تو ہوتی ہے نا اسنان کو بعض اوقات دھکھے ہے کہ بیٹا ملک سے باپر چلا جاتا ہے ماں یہاں پر موجود ہے دیہات میں کسی اور یہاں بیٹھ کر بیٹے سے محبت کرتی ہے بیٹا کوسوں دور ہے اس سے ہوتا نا ایسے، بیٹا فرض کریں امریکہ میں بیٹھا ہے یا امریکہ سے بھی اس طرف پرے کھیں بیٹھا ہو ماں یہاں اس دہات میں یہاں بیٹھ کر محبت کر رہی ہے پس محبت کے لئے تو زمین اور زمانی فاصلہ نہیں بنتے رکاوٹے ہیں نیں بنتے لہذا دور سے بھی محبت کی جاسکتی ہے پس ہوسکتا ہے کچھ لوگ دور بیٹھ کر محبت کریں خود دور ہو لے کن محبت ہو، محبت تو رکاوٹ نہیں قبول کر تی امام (ع) اس کو یہی کہہ رہے تھے فرق شیعہ اور محب میں یہی ہے شیعہ اس محب کو کہتے ہیں جو محبت بھی کرتا ہے دور بھی نہیں ہوتا، اپنے امام سے دور نہیں ہوتا لے کن محب وہ ہوتا ہے جو محبت کرتا ہے لے کن دور بیٹھ کر محبت کرتا ہے قریب نہیں ہوتا شیعہ وہ ہوتا ہے جو ساتھ چلتا ہے اگر یہ کشتی نجات سمندر میں اتر جائے چونکہ کشتیاں تو سمندر میں چلتی ہیں نا وہ بھی طوفانی سمندروں میں ایک آدمی ساحل پہ بیٹھا رہے خشکی پر اور یہیں سے بیٹھ کر کشتی سے محبت کر نوح (ع) کو اپنے بیٹے سے محبت تھی بیٹے کو بھی حضرت نوح (ع) سے محبت تھی، لے کن چونکہ دور ہو گئے نوح (ع) کی کشتی نجات پر بیٹا سوار نہیں ہوا نتیجہ یہ ہوا کہ باپ بیٹے میں موج حائل ہو گئی اور خدا نے باپ کو بھی روک دیا کہ اب اس بیٹے کا نام نہیں لینا اگر چہ تم چاہتے ہو اس کو، لے کن اس کے مقابلے میں جانور کشتی میں سوار تھے بچ گئے نوح (ع) کا بیٹا نہیں بچ سکا جانور بچ گئے۔ چونکہ قریب ہوئے اور ساتھ چلے اہم بات یہ ہے کہ نوح (ع) کے ساتھ جانور چلے تو بھی بچ جاتا ہے اور ساتھ نہ چلے بیٹا ہو تو بھی غرق ہو جاتا ہے نبی اور امام کا راستہ ایسا ہوتا ہے کہ معملى آدمی اسے طے نہیں کرسکتا دور بیٹھ کر اس پہاڑ کا نام تھا جو دی اس نے خود بھی کہا تھا میں جو دی کی چوٹی پر چڑھ جاؤں گا تو بچ جاؤں گا، جو دی پر کھڑھ ہو کر نوح نوح کرنا یہ ہوسکتا تھا اس لے کن نوح (ع) کے ساتھ چلنا اس کے لئے دشوار تھا، نہیں چلا، پس یہی سے سمجھ لیں گاندھی درست ہے محبت ہے اس کو سیدالشہداء (ع) کے ساتھ لے کن سید الشہداء (ع) کے ساتھ چل نہیں سکتا، حسین - کے کاروان میں شامل نہیں ہوسکتا۔

عرض کیا تھا کہ ہمیں یہ معلوم ہے کہ واقعہ کربلا کب رونما ہوا اور کیسے رونما ہوا یہ کسی حد تک ۵ میں معلوم ہے لے کن ایک بہت ہی اہم نکتہ کربلا کے بارے میں اگر ہمیں معلوم ہو جائے اس سے راز کر بلا کھل جاتا ہے اس سے انسان اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس کا کاروان کے ہمراہ ہو جائے۔ دور نہ بیٹھے یوں نہیں ہے کہ دور سے بیٹھ کر دور بین سے کاروان دھکہ رہا ہوں کہ ابھی کہاں پہنچا اور ابھی کہاں پہنچا، ریڈیوں پر بیٹھ کر جیسے سنتے ہیں۔ ایک خلائی جہاز چاند پر جا رہا ہو ہم تو نہیں ہے اس میں لے کن ایک کومنٹیٹر بیٹھا ہوتا ہے ریڈیوں پر وہ بر لمحہ کی خبر دھکہ رہا ہوتا ہے کہ ابھی یہ جہاز یہاں پہنچا ہے، ابھی یہاں پہنچا ہے ہم اپنے ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر صرف سن رہے ہیں، یا مثلا آپ کے ملک کی مثال دوں کہ آپ ملک میں کوئی کھیل ہو رہا ہے جیسے کرکٹ میچ، میں اور آپ تو نہیں ہیں ناں اس میں شامل ہم اپنا کاج کھیتی باڑی چھور کی ٹی وی کے آگے بیٹھ جاتے ہیں۔ آگے ریڈیو کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں، اب نہ گیند ہمارے ہاتھ میں نہ بلا ہمارے ہاتھ میں نہ دوڑھن ہم

لگاریے ہیں بلکہ ایک کو منٹیئر بیٹھا ہوتا ہے جو یہ سب کچھ ہمیں بتاریا ہوتا ہے - جنگ خے بریہودی کے خلاف حضرت علی - نے جیتی ، کیا آج جنگ خیر نہیں ہے اس جنگ میں عملًا رسول اللہ نے سب کو علم دیئے کہ جاؤ سب زور آزمائی کر لو - آج بھی یہودیت کے خلاف جنگ لڑے گا تو علی اور علی کا پیروکار لڑے گا مولانے جان بوجھ کر دوسروں کو علم دیا معلوم تھا کہ ان سے جنگ نہیں جیتی جاسکتی پھر علی (ع) کو دیا یہ بتانے کے لئے کہ یہودیت کو شکست فقط علوی ہاتھ دے سکتے ہیں کیا آج وہ نسل یہود نسل ہے بلکہ زیادہ ہے پہلے سے زیادہ خطر ناک ہے آج بھی وہ علم (کا) منتظر ہے ، پچپن سال سے دوسروں نے اٹھایا لڑنے کے لئے جمال عبد الناصر نے اٹھایا حافظ اسد معمراً قذافی نے اٹھایا لڑنے کے لئے یا سر عرفات - عیناً اس طرح اٹھایا جس طرح خیری لوث آئے تھے نہ صرف کچھ لے کر نہ آئے بلکہ کچھ دے کر آئے (آدھا شام، آدھا لبنان، مصر اردن فلسطین) ایسی جنگیں لڑنے لے کن ادھر مٹھی بھر جوان لبنان کے حزب اللہ شیعہ پیروان حیدرکار، مرد کے پیروکار کوئی حکومت نہیں فوج نہیں صرف کیا ہے ؟ شیعہ ہیں اس طرح بھاگایا کہ بھاگنے کا راستہ بھلوادیا ، قرار داد لکھنے کی مہلت نہ دی ، حسینیت یہ ہے ، فلسطینیوں کو طاقت کی زبان سے کہا دبشت گرد ہیں کیوں ؟ اس لئے کہ اپنے جسموں سے بم باندھ کر صیہونیوں پر حملے کرتے ہیں یہ راستہ فلسطینیوں نے کہاں سے سیکھا۔ عرب کانفرنس سے تو نہیں سیکھا، انور سادات نے حسنی مبارک نے تو نہیں سکھایا، کسی نے سیکھایا ان کو ؟ ایسا جملہ صرف ایک جگہ ملتا ہے تاریخ میں فلسطینی جوان لڑکیاں جسم پر بم باندھ کر اسرائیلی ٹینکوں سے ٹکرائی ہیں یہی ذہن میں رکھنا مائےں جوان بیٹوں کو سنوار کر بمون کابلیٹ باندھتی ہیں۔ دعا کے ساتھ بھیجتی ہے کہ کہیں راستے میں ناکام نہ ہو جائے یہ درس کہاں سے ملتا ہے ؟ کس نے ان کے یہ راہ دکھائی۔ ایسی مائےں سوائے کربلا کے کہیں نظر آتی ہیں ؟ وہبِ کلبی کی ماں نے بیٹے کا سر واپس پھینکا اور کہا کہ راہ خدا میں دے کر ہم واپس نہیں لیتے ، زوجہ نے خیمے کا بانس اٹھایا حملہ کیا اور میدان کربلا میں واحد شہید خاتون ہے ، فلسطینیوں نے کربلا سے سیکھا۔ یہ کب ہوتا جب اس بات کا خوف نہ ہو کہ موت ان پر آپٹے یا وہ موت پر جا پڑنے اس وقت فلسطینی جوان موت کے پیچھے ہیں - یہ موت پر جاپڑتے ہیں۔ اگر حضرت علی اکبر - کے جملے کامعنی سمجھے ہیں تو آج فلسطینی سمجھے ہیں۔

یزید نے طاقت کے نشے میں آکر کہا امام(ع) سے کیا کہا تھا، یہی ناں کہ آپ میرے سامنے تسلیم ہو جائیں یا مقابلے میں آجائیں حسینیت کیا ہے ؟ مثلی لا یبایع مثلہ ... مجھ جیسا اس جیسے کے سامنے تسلیم نہیں ہو سکتا ، ہمارے حکمران ایک ٹیلی فون کال پر اپنے سرمایہ عزت آبروں شرافت ختم کر دیتے ہیں۔ مگر اسی دنیا میں ایک حسینی پیر و کار حسینی روح رکھنے والا ایک وہ شخص جس نے موت کو مار دیا۔ اس طاقت ترین یزید زمانہ کیا جواب دیا۔ کہا کہ سب سے بڑے دبشت گرد تم خود ہو - ہم نہ صرف ساتھ نہیں دیں گے بلکہ تمہارا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں یزیدیت کا کام ہے خوفزدہ کرنا۔ اردو میں ایک کہاوت ہے کہ اگر کسی کو اپنے رب میں لانا ہو تو خود اس کو نہ مارو بلکہ اگر اس کے سامنے بلی مار دی جائے تو وہ خوفزدہ ہو جائے گا استکبار نے ہمارے ساتھ سایسا ہی کیا ہے۔ افغانستان پر طرح طرح کا بارود برسایا۔ اتنا اسلحہ استعمال کیا کہ ایک امریکی افسر کہتا ہے ہمارے پاس اسلحہ کم ہو گیا ہے ہم کچھ عرصہ اسلحہ بنائے ہے گے تو عراق پر حملہ کریں گے یہ سارا کام اس لئے کیا کہ گویا انہوں نے ہمارے وطن کے ہمسائے میں بلی ماری اور ہم وہ لوگ ہیں کہ افغانستان پر حملہ ہونے سے ڈر گئے کہ ان کا یہ حشر ہوا تو ہمارا کیا حشر ہو گا درحقیقت ہمیں ہی ڈرانا مقصود تھا، مقصود یہ تھا کہ ہم نہ بولیں کیونکہ صیہونزم کسی او رپرچم سے نہیں ڈرتا بلکہ صرف پرچم حیدر کرار سے ڈرتا ہے اور اگر شیعہ ڈرجائیں تو پھر دنیا میں کوئی طاقت نہیں جو انہیں روکے اور آپ نے دھکھا کہ یزیدیت نے کسی بھی

زمانے میں بُزیمِ اٹھائی ہے تو فقط حسینیت اور تشيیع کے ہاتھوں اٹھائی ہے لے کن نہ وہ تشيیع کہ جس پر الزره طاری ہو نہ وہ حسینیت کہ جو دسروں کا انعام دے کھ کر سہم جائے بلکہ وہ حسینیت جو لاشےں دے کھ کر ڈرے نہیں بلکہ وہ حسینیت جو لاشےں دے کھ کر ڈرے نہیں بلکہ موت کا تعاقب کرے جن کے آئیڈیل حضرت علی اکبر - بون - حضرت علی اکبر - جنہوں نے فرمایا تھا کہ بابا فرق نہیں ہے کہ موت بم پر آپڑے یا ہم موت پر جا پڑے۔ یزیدیت صہیونیت اور طاقت کو ایسے تشيیع سے خطرہ ہے۔

افغانستان پر حملے سے اتنے ڈرے کہ دلیل یہ دینے لگے کہ جوان کے استھ بوا وہی ہمارے ساتھ بھی ہوگا یہی تو وہ کرنا چاہتے تھے ہمارے ساتھ ، امریکہ ہمیں مارنا نہیں چاہتا کیونکہ ہمیں مارنا سے ان کو کوئی فائدہ نہیں بلکہ ہمارے ڈرنے سے ان کومفاد حاصل ہوتا ہے یعنی ہم زندہ رہیں مگر مردہ بن کے رہیں ، چلتی پھرتی لاشےں یزیدیت کے بہت کام آتی ہیں - پس حسینیت ڈر اور خوف کا نام نہیں ہے بلکہ حسین - نے تو حالت پیاس میں اے لاشےں اٹھا کر بھی جنگ کر کے دوسروں کو ڈرایا جب پیاسے تھکے ہوئے غمزدہ حسین ریال، افواج یزید کو ڈرا اور بھگاسکتے ہیں تو آج کا حسینی آیا ان سے زیادہ تھکے ہوئے یا غمزدہ ہیں - حسینیت ڈرنے کا نام نہیں ہے ، حسینیوں سے یزیدیوں کو لڑتا چاہئے اور یزیدیوں کو دہشت گردی سے اسلحے سے مارنے دھاڑتے سے نہیں ڈرایا جاسکتا بلکہ حسین شناسی سے یزیدیت ڈرتی ہے ، حق پرستی سے یزیدیت ڈرتی ہے -